سوال

ڈراموں اور فلموں میںغیر سنجیدہ نکاح کا حکم

جواب

فلموں میں کیئے جانے والے نقلی نکاح کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تین چیزیں ایسی ہیں جن کی حقیقت بھی حقیقت ہی ہے اورمذاق بھی حقیقت ہی ہے ، نکاح ، طلاق ، اوررجوع کرنا ۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (2194) سنن ترمذی حدیث نمبر (11849) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2039) ہمارے ہاں ڈراموں اور فلموں میں اکثریت شادی اور نکاح کا اسکرپٹ موجود ہوتا ہے ۔ بعض اوقات ان میں شادی کا حقیقی رنگ غالب نظر آتا ہے ، اورنکاح کی شرائط بھی اس کہانی اوراسکرپٹ کا حصہ ہوتی ہیں ۔ یعنی اس میں مہر مقرر کیا جاتا ہے ، گواہان بھی مقرر ہوتے ہیں لڑکا اور لڑکی سے رضامندی بھی حاصل کی جاتی ہے اورنکاح خواں محفل میں ایجاب وقبول بھی کرواتا ہے ۔ یہ ساری چیزیں اس ڈرامے یا فلم کی کہانی کا اسکرپٹ ہوتی ہیں ، ظاہر ہے یہ سب ایک مذاق اور غیر سنجیدہ صورتیں ہوتی ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں کیوں کہ نکاح کی شرائط موجود ہے ، کیا ایسا نکاح منعقد ہوجاتا ہے ، اوروہ لڑکا لڑکی حقیقی طور پر رشتہ ازداوج میں منسلک ہوجاتے ہیں ۔ ؟ قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی فرمادیں ۔ ۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! اس سلسلے میں اہل علم کے ہاں دوطرح کی رائے پائی جاتی ہے ، بعض اس کے منعقد ہونے کے قائل ہیں تو بعض عدم انعقاد کے قائل ہیں ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ڈراموں میں کیا جانے والا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نکاح نہیں ، بلکہ نکاح کی نقل ہوتی ہے ، اوراس میں نکاح کرنے والوں سمیت کسی کی بھی نکاح کی نیت نہیں ہوتی ، سب اس کو تمثیل ہی سمجھ رہے ہوتے ہیں ۔ حالانکہ نکاح سمیت ہر عمل میں نیت کا ہونا ضروری ہے ۔ آپ کی بیان کردہ مذکورہ حدیث کے مطابق ڈرامہ میں نکاح دکھانے والے نہ تووہ سنجیدگی سے نکاح کررہے ہوتے ہیں ، اورنہ مذاق سے نکاح کررہے ہوتے ہیں ، اورنہ ہی وہاں نکاح کی شرائط وارکان موجود ہوتے ہیں ۔ بلکہ وہ تونکاح کی صرف نقل کررہے ہوتے ہیں ، بالکل ایسے ہی جیسے مدارس میں بچوں کونکاح کا طریقہ سکھانے کے لئے نکاح کی پوری پوری نقل کی جاتی ہے ۔ لیکن یاد رہے کہ یہ ایک گناہ والا کام ہے ، جس میں شعائر اسلام کا مذاق اڑایا جاتا ہے ، اور جھوٹ کا ارتکاب کیا جاتا ہے ۔ لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیئے اوراللہ سے معافی مانگنی چاہیئے ۔ ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب محدث فتوی کمیٹی